اصل السنۃ واعتقاد الدین

امام ابو محمد عبدالرحمٰن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ



ترجمہ از: عثمان احمد

مرتب: ابو امیمہ اویس

منهاج السنة النبوية لائبریری

حیدرآباد دکن

توجہ فرمائیں

منہاج السنۃ النبویہ لائبریری

(رجسٹرڈ) حیدرآباد دکن۔

پر اپلوڈ کی جانے والی تمام کتب، تحقیقی مضامین ورسائل، نیز کتب ورسائل کا کوئی ایک ضروری حصہ، عام قارئین کے مطالعے کے لئے اور دعوتی، اصلاحی اور تربیتی مقاصد کی خاطر اپلوڈ کیا جاتا ہے۔

تنبیہ:

کسی بھی کتاب یا اس کے حصہ کو تجارتی یا مادی نفع کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے، نیز یہ عمل اخلاقی، قانونی وشرعی جرم بھی کہلائے گا۔

Minhaj-us-Sunnat-un-Nabawiya Library,

Hyderabad, TS


اصل السنة واعتقاد الدين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ کَرِیْمَ امابعد:

آج کے اس دورِ فتن میں جبکہ ہر لمحہ ایک نیا فتنہ سر اٹھارہا ہو اور ایمان دیگر گوں ہو تو ان حالات کے پیشِ نظر ہر مسلمان کو اپنی عقائد و مسائل سے متنبہ رہنا از حد ضروری ہے اسی کے مد نظر ہم نے اہل سنت والجماعت کے جلیل قدر امام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ عقائد کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔(یہاں اہلسنت سے مراد اہل بدعت کے گمراہ فرقے نہیں ہیں)

امام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف:

آپ کا اسم گرامی اس طرح نقل کیا جاتا ہے:ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن ادریس بن المنذر بن داود بن مہران تمیمی حنظلی الرازی رحمۃ اللہ علیہ، آپ جرح وتعدیل کے بہت بڑے امام ہیں، آپ ۲۴۰ھ میں "رے"میں پیدا ہوئے،رے شمالی ایران کا ایک قدیم اور تاریخی شہر ہے، آبادی بڑھ جانے کی وجہ سے یہ شہر اب تہران سے ملادیا گیا ہے،شہر رے کی نسبتاً آپ کے نام کے ساتھ الرازی لکھا جاتا ہے، آپ کی وفات ۳۲۷ھ میں ہوئی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور اساتذہ:

۱:ابو حاتم محمد بن ادریس بن المنذر حنظلی الرازی(یہ آپ کے والد گرامی ہیں)

۲: احمد بن اصرم

۳: یونس بن حبیب الاصبہانی

۴: احمد بن منصور الرمادی

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور تلامیذہ:

۱: حسین تمیمی

۲: یوسف میانجی

۳: علی بن مدرک

۴: علی بن محمد القصار

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مولفات:

۱: المسند

۲: الزہد

۳: الجرح والتعدیل

۴: الرد علی الجہمیۃ

۵: تفسیر ابو حاتم الرازی

۶: اصل السنۃ واعتقاد الدین

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کردہ عقیدہ اہلسنت والجماعت

یہ مضمون امام ابو محمد عبد الرحمٰن ابی حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "اصل السنۃ واعتقاد الدین" سے لیا گیا ہے۔ مخطوطہ کا پہلا ورق درجِ ذیل ہے:

کتاب اصل السنة
واعتقاد الدين

اخبرنا ابو الحسن علي بن محمد ... قال سألت ابي وابا زرعة رضي الله
عنهما عن مذاهب اهل السنة في اصول الدين
وما ادركا عليه العلماء في جميع الامصار وما يعتقدان من ذلك

عقيدة أبي حاتم وأبي زرعة برواية ابن أبي حاتم

أخبرنا الشيخ الجليل الزاهد الثقة أبو الحسين المبارك بن عبد الجبار بن أحمد بن القاسم قال: أخبرنا الشيخ أبو إسحاق إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي، وأبو بكر محمد بن عبد الملك بن بشران، قالا: حدثنا أبو الحسن علي بن عبد العزيز بن مردك بن أحمد البرذعي قال: أخبرنا أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم (أسعده الله ورضي عنه) قال:

سألت أبي وأبا زرعة رضي الله عنهما عن مذاهب أهل السنة في أصول الدين، وما أدركا عليه العلماء في جميع الأمصار حجازًا وعراقًا ومصرًا وشامًا ويمنًا، فكان من مذهبهم:

امام حاتم الرازی نے فرمایا کہ: میں نے اپنے والد (ابو حاتم الرازی) اور ابو زرعہ (الرازی) رحمۃ اللہ علیہما سے اصول دین میں مذاہب اہل سنت والجماعت (اہل الحدیث) کے بارے میں پوچھا اور یہ کہ انہوں نے تمام شہروں میں علماء کو کس عقیدے پر پایا اور آپ دونوں کا کیا عقیدہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے حجاز،

عراق، مصر، شام اور یمن کے تمام شہروں میں علماء کو اس (درج زیل) **مذہب پر پایا** کہ:

(۱)((إن الإيمان قول وعمل، يزيد وينقص)) بے شک **ایمان قول و عمل** کا نام ہے اور اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

(۲)((والقرآن كلام الله غير مخلوق بجميع جهاته)) **قرآن** ہر لحاظ سے اللہ کا کلام ہے **مخلوق** نہیں ہے۔

(3)((والقدر خيره وشره من الله عز وجل)) **اچھی اور بری تقدیر** اللہ کی طرف سے ہے۔

(۴)((وخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر الصديق، ثم عمر بن الخطاب، ثم عثمان بن عفان، ثم علي رضي الله عنهم – وهم الخلفاء الراشدون المهديون)) **نبی ﷺ کے بعد امت میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق** ہیں، پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان بن عفان اور پھر علی ابن طالب رضی اللہ عنہم اور یہی خلفاء راشدین مہدین ہیں۔

(۵)((وأن العشرة الذين سماهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وشهد لهم بالجنة على ما شهد له وقوله الحق)) **عشرہ مبشرہ** جن کے

بارے میں نبی ﷺ نے جنتی ہونے کی گواہی دی ہے وہ ہمارے نزدیک جنتی ہیں اور آپ (ﷺ) کی بات حق ہے۔

(٦)((والترحم على جميع أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم، والكف عما شجر بينهم))رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں رحمت کی دعا مانگنی چاہئے اور ان کے درمیان جو اختلافات تھے ان کے بارے میں سکوت (خاموشی) اختیار کرنا چاہئے۔

(٧)((والله على عرشه بائن من خلقه، كما وصف نفسه في كتابه على لسان رسوله صلى الله عليه وسلم، بلا كيف؛ أحاط بكل شيء علما. ليس كمثله شيء وهو السميع البصير))اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر (بغیر سوال کیفیت مستوی) ہے، اپنی مخلوق سے (بلحاظ ذات) جدا ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اور رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک پر بیان فرمایا ہے، اس نے ہر چیز کو علم سے گھیر رکھا ہے، اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

(٨)((والله تبارك وتعالى يُرى في الآخرة، ويراه أهل الجنة بأبصارهم" ويسمعون كلامه كيف شاء وكما شاء"))اللہ تعالیٰ آخرت میں

نظر آئے گا، جنتی لوگ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے (اسی کا) کلام ہے جیسے چاہے اور جب چاہے۔

(۹)((والجنة حق، والنار حق، وهما مخلوقتان لا يفنيان أبدًا؛ فالجنة ثواب لأوليائه، والنار عقاب لأهل معصيته، إلا من رحم))جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور یہ دونوں مخلوق ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی، اللہ کے دوستوں کے لئے جنت کا بدلہ ہے اور اس کے نافرمانوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے سوائے ان کے جن پر وہ (اللہ) رحم فرمائے۔

(۱۰)((والصراط حق))پل صراط حق ہے۔

(۱۱)((والميزان الذي له كفتان يوزن فيه أعمال العباد حسنها وسيئها حق))میزان (ترازو) کے دو پلڑے ہیں جن میں بندوں کے اچھے اور برے اعمال تولے جائیں گے۔

(۱۲)((والحوض المكرم به نبينا صلى الله عليه وسلم حق)) نبی کریم ﷺ کا حوض کوثر حق ہے اور شفاعت حق ہے۔

(۱۳)((والشفاعة حق. وأن ناسًا من أهل التوحيد يخرجون من النار بالشفاعة حق))اہل توحید (مسلمانوں) میں سے (بعض) لوگوں کا (آپ ﷺ کی) شفاعت کے زریعے (جہنم کی) آگ سے نکلنا حق ہے۔

(۱۴)((وعذاب القبر حق))عذاب قبر حق ہے۔

(۱۵)((ومنكر ونكير حق))منکر و نکیر (قبر میں سوال و جواب والے فرشتے) حق ہیں۔

(۱۶)((والكرام الكاتبون حق))کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے فرشتے) حق ہیں۔

(۱۷)((والبعث بعد الموت حق))موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے۔

(۱۸)((وأهل الكبائر في مشيئة الله عز وجل، لا نكّفر أهل القبلة بذنوبهم، ونكل سرائرهم إلى الله عز وجل))کبیرہ گناہ کرنے والوں کا معاملہ اللہ کی مشئیت (اور ارادے) پر ہے (چاہے تو عذاب دے چاہے تو بخش دے) ہم اہل قبلہ (مسلمانوں) کے گناہوں کی وجہ سے ان کی تکفیر نہیں کرتے، ہم ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

(۱۹)((ونقيم فرض الجهاد والحج مع أئمة المسلمين في كل دهر وزمان))ہر زمانے (اور علاقے) میں ہم مسلمان حکمرانوں کے ساتھ جہاد اور حج کی فرضیت پر عمل پیرا ہیں۔

(۲۰)((ولا نرى الخروج على الأئمة ولا القتال في الفتنة))ہم مسلمان حکمرانوں کے خلاف بغاوت کے قائل نہیں ہیں اور نہ فتنے (کے دور) میں (ایک دوسرے سے) قتال کے قائل ہیں۔

(۲۱)((ونسمع ونطيع لمن ولاه الله أمرنا ولا ننزع يدًا من طاعة))اللہ نے جسے ہمارا حاکم بنایا ہے، ہم اس کی سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اور اطاعت سے اپنا ہاتھ نہیں نکالتے۔

(۲۲)((ونتبع السنة والجماعة ونتجنب الشذوذ والخلاف والفرقة))ہم اہل سنت والجماعت (کے اجماع) کی پیروی کرتے ہیں اور شذوذ، اختلاف اور فرقہ بازی سے اجتناب کرتے ہیں۔

(۲۳)((وأن الجهاد ماضٍ منذ بعث الله عز وجل نبيه صلى الله عليه وسلم إلى قيام الساعة مع أولي الأمر من أئمة المسلمين، لايبطله شيء))جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو (نبی و رسول بنا کر) مبعوث فرمایا ہے، مسلمان حکمرانوں کے ساتھ ملکر (کافروں کے خلاف) جہاد جاری رہے گا اسے کوئی چیز باطل نہیں کرے گی (یعنی جہاد ہمیشہ جاری رہے گا)۔

(۲۴)((والحج كذلك))اور یہی معاملہ حج کا (بھی) ہے۔

(٢٥)((ودفع الصدقات من السوائم إلى أولي الأمر من أئمة المسلمين)) مسلمان حکمرانوں کے پاس جانوروں (اور دیگر اموال) کے صدقات (زکوۃ، عشر) جمع کرائے جائیں گے۔

(٢٦)((والناس مؤمنون في أحكامهم ومواريثهم، ولا يُدرى ما هم عند الله عز وجل. فمن قال إنه مؤمن حقًا فهو مبتدع، ومن قال هو مؤمن عند الله فهو من الكاذبين، ومن قال إني مؤمن بالله فهو مصيب)) لوگ اپنے احکامات اور وراثت میں مومن ہیں، اور اللہ کے ہاں ان کا کیا مقام ہے معلوم نہیں، جو شخص اپنے بارے میں کہتا ہے کہ وہ یقینا مومن ہے تو وہ شخص یقینن بدعتی ہے، اور جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کے ہاں (بھی) مومن ہے تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ہے، اور جو کہتا ہے کہ: میں اللہ کے ساتھ مومن (یعنی اللہ پر ایمان رکھتا) ہوں تو یہ شخص (صحیح اور) مصیب ہے۔

(٢٧)((والمرجئة مبتدعة ضُلال)) مرجئہ (فرقے کے لوگ) بدعتی گمراہ ہیں۔

(٢٨)((والقدرية مبتدعة ضلال، ومن أنكر منهم أن الله عز وجل لا يعلم ما يكون قبل أن يكون فهو كافر)) قدریہ (تقدیر کا انکار کرنے والے) بدعتی گمراہ ہیں اور ان میں سے جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ کسی کام کے ہونے سے پہلے اس کا علم نہیں رکھتا تو ایسا شخص کافر ہے۔

(۲۹)((وأن الجهمية كفار))جہمیہ کافر ہیں۔

(۳۰)((وأن الرافضة رفضوا الإسلام))رافضیوں(شعیوں)نے اسلام چھوڑ دیا ہے(اور کافر ہیں)۔

(۳۱)((والخوارج مُرّاق))خوارج (دین سے)نکلے ہوئے ہیں(جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے)۔

(۳۲)((ومن زعم أن القرآن مخلوق فهو كافر بالله(العظيم) كفرًا ينقل من الملة،ومن شك في كفره ممن يفهم فهو كافر))جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ کافر ہے، ملت (اسلامیہ) سے خارج ہے، اور جو شخص سوجھ بوجھ (اور اقامت وحجت) کے باوجود اس شخص کے کفر میں شک کرے تو وہ(بھی)کافر ہے۔

(۳۳)((ومن شك في كلام الله(عزوجل)فوقف شاكًا فيه يقول "لا أدري مخلوق أو غير مخلوق" فهو جهمي))جو شخص اللہ کے کلام کے بارے میں شک کرتے ہوئے توقف کرے اور کہے کہ: مجھے پتہ نہیں کہ (قرآن) مخلوق ہے یا غیر مخلوق تو ایسا شخص جہمی(فرقے سے تعلق رکھتا)ہے۔

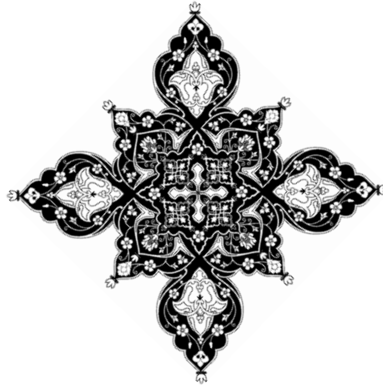
(۳۴)((ومن وقف في القرآن جاهلا عُلِّمَ وبُدِّع ولم يُكفَّر))جو جاہل شخص قرآن کے بارے میں توقف کرے تو اسے سمجھایا جائے گا۔

(۳۵)((ومن قال "لفظي بالقرآن مخلو" أو "القرآن بلفظي مخلوق" فهو جهمي))جو شخص لفظی بالقرآن (میرے الفاظ جن سے میں قرآن پڑھتا ہوں) یاالقرآن بلفظی (قرآن میرے الفاظ کے ساتھ) مخلوق کہے تو وہ جہمی (گمراہ) ہے۔

((قال أبو محمد:وسمعت أبي رضي الله عنه يقول: علامة أهل البدع الوقيعة في أهل الأثر. وعلامة الزنادقة تسميتهم أهل الأثر حشوية، يريدون إبطال الآثار. وعلامة الجهمية تسميتهم أهل السنة مشبِّهة. وعلامة القدرية تسميتهم أهل السنة مجبرة. وعلامة المرجئة تسميتهم أهل السنة مخالفة ونقصانية. وعلامة الرافضة تسمية أهل السنة ناصبة،(وظل هذا أمر عصبات معصيات).ولا يلحق أهل السنة إلا اسم واحد، ويستحيل أن يجمعه هذه الأسامي))امام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اہل بدعت کی یہ علامت ہے کہ وہ اہل اثر واہل حدیث پر حملہ کرتے ہیں، زنادقہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو حشویہ (ظاہر پرست فرقہ) کہتے ہیں، ان کا اس سے مقصد احادیث کا انکار ہوتا ہے، جہمیہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہہ کہتے ہیں، قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مجبرہ کہتے ہیں۔ مرجئہ کی (ایک) علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مخالفہ اور نقصانیہ کہتے ہیں، رافضہ (شعیوں) کی یہ علامت ہے کہ وہ اہل سنت کو ثانیہ (نابتہ، ناصبیہ یعنی علی

رضی اللہ عنہ کا دشمن) کہتے ہیں، ان تمام برے ناموں کی بنیاد (بدعات پر) تعصب اور معصیت ہے، اہل سنت کا ایک ہی نام ہے وہ اہل حدیث اور یہ محال ہے کہ ان کے بہت سے (خود ساختہ) نام اکٹھے ہو جائیں۔

ابو حاتم اور ابو زرعہ دونوں گمراہوں اور بدعتیوں سے ہجر (لاتعلقی) کرتے تھے اور ان (غلط) آراء اور اہل الرائے کا شدید رد کیا کرتے تھے، احادیث کے بغیر رائے والی کتابیں لکھنے پر سختی سے انکار کرتے تھے، اہل کلام (منطق و فلسفے والوں) کی مجلس اور متکلمین کی کتابیں دیکھنے سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ: صاحب کلام کبھی فلاح نہیں پاتا (الا یہ کہ مرنے سے پہلے توبہ کر لے)۔



منهاج السنة النبوية لائبریری

حیدرآباد دکن

